Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۳ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۲۶ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافہ ہونے سے بدستور ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خدا تعالیٰ نے ہمیں ۲۸ اگست ۱۹۷۹ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام طاہرہ منیر خواجہ رکھا ہے۔ یہ بچی محترم جناب خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر و مینجر "الفضل" کی پوتی اور محترم جناب کیپٹن ملک خادم حسین صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری و ناظر امور عامہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

احمد منیر خواجہ
از مغربی جرمنی

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بنا پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

جب تک گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے خدا تعالیٰ سزا نہیں دیتا

گناہ کا سرسری خیال دل میں آکر گزر جائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ (البقرہ: ۲۲۶)

ترجمہ:۔ اللہ تمہاری قسموں میں (سے) لغو (قسموں) پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا ہاں جو (گناہ) تمہارے دلوں نے (بالارادہ) کمایا اس پر تم سے مؤاخذہ کرے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً (مسلم)

ترجمہ:۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلافِ حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان اُن میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ ....

دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں اُن کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہیئے تو پھر یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کے لئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے تو یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ لکھا جاتا ہے ــــ پس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم تو جہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۲-۳۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ر ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

۲۶ر تبوک ۱۳۵۸ہش

۲۶ر ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی مدوجزر کا سلسلۂ قدیم اور غلبۂ اسلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف اور واضح طور پر اس امر کا اعلان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نزول قرآن کے بعد اب صرف اور صرف ایک ہی دین قابل قبول ہے اور وہ ہے اسلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ۗ (آل عمران آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک قابل قبول دین صرف اسلام ہے (اور یہ وہ دین ہے جو تمام تر کامل فرمانبرداری سے عبارت ہے)

جب یہ اعلان کر دیا گیا کہ اب اللہ کے نزدیک قابل قبول دین صرف اسلام ہے تو اس اعلان میں از خود یہ بات بھی شامل تھی کہ اسلام کے سوا باقی تمام ادیان اب قابل قبول نہیں رہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے واضح فرمایا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (آل عمران آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو (اختیار کرنا) چاہے تو وہ (یاد رکھے کہ) وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اپنے قیامت تک واحد قابل قبول دین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں فرمایا اور اس امر کی اجازت نہیں دی کہ لوگوں کو بالجبر اس میں داخل کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اب اگر یہ (لوگ) تجھ سے جھگڑیں تو تو (ان سے) کہہ دے کہ میں نے اور ان لوگوں نے جو میرے پیرو ہیں اپنے آپ کو اللہ کی فرمانبرداری میں لگا دیا ہے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے (ان کو) اور (نیز) امیوں کو کہہ دے کہ کیا تم (بھی) فرمانبرداری کرتے ہو۔ پس اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تو (سمجھو کہ) وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

بزور کسی کو اسلام میں داخل کرنے سے اس لئے منع کیا کہ اسلام صرف چند عقائد کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام کے معنی تو کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے ہیں۔ ظاہر ہے کوئی شخص جبر کے نتیجہ میں کامل فرمانبرداری اختیار کر ہی نہیں سکتا۔ کامل فرمانبرداری تو ذوق وشوق اور ولولہ عشق کے نتیجہ میں از خود پیدا ہوتی ہے اور ذوق وشوق اور ولولہ عشق تو اسی شخص میں پیدا ہوگا جو سوچ سمجھ کر انشراح صدر اور بشاشت قلب کے زیر اثر خود ایمان لائے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو زبردستی اسلام میں داخل کرنے کی سرے سے اجازت ہی نہیں دی۔

اس سے دل میں ایک شبہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر اسلام قبول کرنے یا نہ کرنے کو لوگوں کی مرضی اور صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اور کسی قسم کا جبر روا رکھا ہی نہیں گیا تو پھر لوگوں کے یقینا انکار کی صورت میں اسلام کے غالب آنے کی صورت کیا ہوگی؟ کیا خدا تعالیٰ کے نزدیک واحد قابل قبول دین ہونے کے باوجود یہ اسی طرح مغلوب رہے گا اور کبھی غالب نہ آئے گا؟ اس شبہ کا ازالہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں یہ کہہ کر فرمایا کہ اے مومنو! تمہارا کام صرف یہ ہے کہ اسلام کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دو۔ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرنا، انہیں اس کا گرویدہ بنانا اور اسے غالب کرنا ہمارا کام ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ترجمہ:۔ تو کہہ اے اللہ تو سلطنت کا مالک ہے، تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بے جان سے جاندار نکالتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آل عمران آیت ۲۷، ۲۸)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفر و اسلام کی باہمی کشمکش اور انجام کار اسلام کے کلی طور پر غالب آنے اور کفر کے ہر طور مغلوب ہونے کو بہت لطیف مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔ بتایا یہ ہے کہ اللہ دنیا پر ضلالت اور ہدایت کے دور لاتا ہے ایک زمانہ ہوتا ہے کہ دنیا میں آہستہ آہستہ ضلالت پھیلتی چلی جاتی ہے اور جس طرح دن کے غروب ہوتے پر رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا پر ضلالت کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاریکی اب کبھی دور نہیں ہوگی۔ لیکن جس طرح خدا تعالیٰ رات کی تاریکی دور کر کے دن کو اس پر غالب کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ ضلالت کی تاریکی کو دور کر کے ہدایت کے نور کو غالب کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب لاکھ تکذیب کریں اور حق کی مخالفت میں کتنے ہی آگے کیوں نہ بڑھ جائیں خدا تعالیٰ اسلام کی صداقت کو لوگوں کے دلوں میں داخل کر کے اور انہیں اس کا گرویدہ بنا کے اسلام کو غالب کر دکھائے گا۔ اور کفر مغلوب ہوئے بغیر نہ رہے گا جس طرح رات کی تاریکی کے بعد دن ضرور طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح کفر کی گرم بازاری کے بعد اسلام کا غلبہ آشکار ہوگا اور ضرور ہوگا یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلام غالب نہ آئے۔ چنانچہ کفر مغلوب ہوا اور اسلام غالب آیا اور نہ صرف عرب میں غالب آیا بلکہ اس وقت کی معلوم دنیا میں غالب آتا چلا گیا۔ ان آیات میں اسلام کے اس موعود غلبہ ہی کی بشارت دی گئی تھی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس بات کو بڑے پُر زور الفاظ سے قرآن شریف میں بیان کیا ہے کہ دنیا کی حالت میں قدیم سے ایک مدوجزر واقع ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ یعنی اے خدا کبھی تو رات کو دن میں اور کبھی دن کو رات میں داخل کرتا ہے یعنی ضلالت کے غلبہ پر ہدایت اور ہدایت کے غلبہ پر ضلالت کو پیدا کرتا ہے اور حقیقت اس مدوجزر کی یہ ہے کہ کبھی بامر اللہ تعالیٰ انسانوں کے دلوں میں ایک صورت انقباض اور محجوبیت کی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی آرائشیں ان کو عزیز معلوم ہونے لگتی ہیں۔ اور تمام ہمتیں ان کی اپنی دنیا کے درست کرنے اور اس کے عیش حاصل کرنے کی طرف مشغول ہو جاتی ہیں۔ یہ ظلمت کا دور ہے۔ جس کے انتہائی نقطہ کی رات لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ اور وہ لیلۃ القدر ہمیشہ آتی ہے۔ مگر کامل طور پر اس وقت آئی تھی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا دن آپہنچا تھا کیونکہ اس وقت تمام دنیا پر ایسی کامل گمراہی کی تاریکی پھیل چکی تھی جس کی مانند کبھی نہیں پھیلی تھی۔ اور نہ آئندہ کبھی پھیلے گی جب تک کہ قیامت نہ آوے غرض جب یہ ظلمت اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچ جاتی ہے کہ جو اس کے لئے مقدر ہے تو عنایت الٰہیہ تنویر عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور کوئی صاحب نور دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اور جب وہ آتا ہے تو اس کی طرف مستعد روحیں کھچی چلی آتی ہیں اور پاک فطرتیں خود بخود روبحق ہوتی چلی جاتی ہیں اور جیسا کہ ہرگز ممکن نہیں کہ شمع کے روشن ہونے سے پروانہ اس کی طرف رخ نہ کرے ایسا ہی یہ بھی غیر ممکن ہے کہ بوقت ظہور کسی صاحب نور کے، صاحب فطرت سلیمہ کا اس کی طرف بارادت متوجہ نہ ہو۔ ان آیات میں جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جو بنیادی دعوے ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ایک ایسی ظلمانی حالت پر زمانہ آچکا تھا کہ جو آفتاب صداقت کے ظاہر ہونے کی متقاضی تھی۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۳۵ تا ۵۴۲)

(باقی دیکھیں ص پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب - ۲۱۵ - رستم پارک - نواں کوٹ - لاہور)

تورات میں ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام ملک کنعان کی حدود کے باہر موآب کی ایک وادی میں فوت ہو گئے۔

"بیست فغور کے مقابل انکو دفن کیا گیا۔ آج تک کوئی نہیں جانتا کہ ان کی قبر کہاں ہے۔"

(استثناء ۳۴/۶)

بنی اسرائیل چھ سو قبل مسیح میں یہودیہ سے جلا وطن ہو گئے۔ ستّر سال کے بعد سائرس کے فرمان کی وجہ سے ان کے بعض قبیلے واپس لوٹے تو قبرِ موسیٰ بے نشان ہو چکی تھی۔ حضرت عزرا نبی نے تورات کی تدوینِ نو کی۔ متذکرہ بالا حوالہ اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جب قبرِ موسیٰ کو کوئی نہیں جانتا تھا مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھائی گئی۔ بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وفات سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

"اللہ تعالیٰ سے دعا کی مجھے پتھر کی مار کی مقدار ارضِ مقدس سے قریب کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو راستے کے کنارے پر سُرخ ٹیلے کے پاس انکی قبر تمہیں دکھا دیتا۔"

اسی طرح صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جس رات مجھے معراج ہوا میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گذرا سرخ ٹیلے کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔"

(باب فضائل موسیٰ علیہ السلام)

ظاہر ہے کہ یہ ایک کشفی نظارہ ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ارضِ مقدسہ کے قریب سُرخ ٹیلے کے پاس دفن ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مثیلِ موسیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو منکشف کیا اور مثیلِ عیسیٰ کو قبرِ عیسیٰ کا پتہ دیا گیا۔ اس مماثلت میں حکمتِ بالغہ قابلِ غور ہے کشمیر میں بانڈی پورہ کے علاقہ میں ایک قبرِ موسیٰ ہے۔ اس سے بعض مؤرخینِ کشمیر کو یہ دھوکا لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کشمیر میں آئے اور یہاں فوت ہوئے۔ مقامِ غور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھ سات سو سال بعد بنی اسرائیل جلا وطن ہوئے اور بلادِ مشرقیہ میں منتشر ہو گئے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل ابھی کنعان میں آباد نہیں ہوئے تھے کشمیر میں بنی اسرائیل کہاں سے آ گئے؟ اپنی اُمّت کے بغیر کشمیر میں آنا بعید از قیاس ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت بنی اسرائیل کشمیر، افغانستان، کاشغر وغیرہ میں آباد ہو چکے تھے۔ وہ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ تھے۔ ان کا کشمیر میں آنا ان کے مشن کا لازمی حصّہ تھا۔ حضرت موسیٰؑ کشمیر میں کس کے پاس آئے نہ قوم تھی نہ لسانِ قوم۔ پس یہ بات بالبداہت غلط ہے کہ حضرت موسیٰؑ کشمیر میں آئے تھے۔ بنی اسرائیل کی طرف ان کی جلا وطنی کے دَور میں بعض پیغمبر مبعوث ہوئے غالباً انہی میں سے کوئی موسیٰ نام فرستادہ کشمیر میں وارد ہوئے یہاں وفات پا گئے۔ علاقہ بانڈی پورہ میں ان کا مزار ہے۔ قبرِ موسیٰ کے سلسلہ میں مشہور مؤرخ عبد القادر بن قاضی القضاۃ واصل علی خاں کی کتاب "حشمتِ کشمیر" (۱۸۲۹ء) کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

"حضرت موسیٰؑ کشمیر آ گئے تھے اور لوگ آپ پر ایمان لائے ..... وہ یہیں وفات پا گئے اور دفن بھی یہیں ہوئے۔ باشندگانِ کشمیر آپ کی قبر کو پیغمبر اہلِ کتاب کی زیارت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔"

یہ کتاب شائع شدہ نہیں ہے۔ اس کے کچھ اوراق برٹش میوزیم لائبریری میں محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے اخویم مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی کو کہ آپ نے سعی و کوشش کے بعد متعلقہ اوراق کا فوٹو اسٹیٹ حاصل کر لیا ہے جو اس وقت میرے سامنے آپ کی مرسلہ کاپی ہے۔ اس حوالہ کو بغور پڑھیں مصنّف کا اپنا یہ خیال ہے کہ یہ موسیٰ اَور ہیں۔ الفاظ

"پیغمبری موسیٰ نام در ایں جا، برخاست۔"

قابلِ غور ہیں۔ حوالے کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"ایک پیغمبر موسیٰ نام یہاں آئے۔ بہت کم لوگوں نے ان کے احکام کو قبول کیا۔ آپ نے بد دعا کی تو لوگ ایک طوفان میں گھر کر زیرِ برف ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد حکومت موحّدوں کے پاس آگئی حضرت موسیٰؑ فوت ہو گئے۔ تقدیر ایزدی سے دوبارہ شہر سرینگر سیلاب کی زد میں آگیا۔ آپ کے عقیدت مندوں نے نعشِ مبارک کو دوسری جگہ دفن کر دیا۔ کشمیری عوام میں یہ مزار حضرت موسیٰ پیغمبر صاحب کتاب کی قبر کے طور پر مشہور ہو گیا۔"

کشمیری عوام کی رائے سے قطع نظر یہ قبر مصنّف کے نزدیک کسی موسیٰ نام فرستادہ کی ہے۔ یہ موسیٰ دَورِ مہاجرت کے ایک فرستادہ معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کشمیر کے اہلِ کتاب کی ہدایت کے لئے یہاں آئے۔ لوگوں نے نہ مانا۔ آپ کی بد دعا سے عذاب آیا۔ عذاب کے بعد یہاں اہلِ توحید غالب آ گئے۔ "حشمتِ کشمیر" میں بڑی تفصیل سے یہ ذکر ہے۔ بنی اسرائیل کشمیر، کاشغر اور افغانستان میں آباد ہوئے تھے۔ "حشمتِ کشمیر" میں ہے کہ بنی اسرائیل کی حکومت بھی یہاں رہی ہے۔ پہلے موسیٰ کے معتقدین یہاں غالب آ گئے پھر آلِ داؤد میں سے عیسیٰ عون بن ماموں اور اس کی اولاد میں حکومت رہی ہے۔ اسی باب میں

"پیغمبری موسیٰ نام"

کا ذکر ہے، ظاہر ہے کہ کشمیر کے اہلِ کتاب کی طرف مبعوث ہونے والے ایک فرستادہ کا نام موسیٰ تھا جو کہ علاقہ بانڈی پورہ میں مدفون ہیں۔ یہ ہے قبرِ موسیٰ کی اصل حقیقت۔

MAURITIUS کے مخلص دوست الحاج اے۔ وائی بھنو کا ایک مکتوب اس وقت میرے سامنے ہے۔ فیبر کائزر کی کتاب

JESUS DIED IN KASHMIR.

کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ قبرِ موسیٰ ارضِ کنعان کے باہر ایک سُرخ ٹیلے کے پاس ہے حشمتِ کشمیر کا حوالہ کائزر نے دیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کشمیر میں ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہاں مدفون ہیں۔ کشمیر میں یا کنعان کے قریب؟

امید ہے کہ اس نوٹ سے بات واضح ہو گئی ہوگی۔ حشمتِ کشمیر کا مکمل حوالہ میں نے درج کر دیا ہے۔ اس امر کا بھی امکان ہے کہ بخت نصر کے حملہ میں بنی اسرائیل نے کنعان کے نواح میں قبرِ موسیٰ کو بے نشان کر دیا اور کچھ ہڈیاں بطور تبرک اپنے ساتھ رکھ لیں اور انہیں اپنے دار الہجرت میں لا کر دفن کر دیا جس کے باعث علاقہ بانڈی پورہ کی یہ قبر، قبرِ موسیٰ کے طور پر مشہور ہو گئی۔ تورات میں وصیت ہے کہ ملک چھوڑو تو پیغمبر کی ہڈیوں کو نہ بھولو۔ اسی وصیّت کے مطابق حضرت موسیٰؑ مصر سے یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں لائے چالیس سال تک اُٹھائے پھرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد کنعان ملا تو وہاں دفن کی گئیں۔ اس امکان پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔

تورات کے حوالے درج ذیل ہیں:۔

"یوسف نے (مصر میں) بنی اسرائیل سے قسم لے کر کہا، خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے لیتے جانا۔" (پیدائش ۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں

ناصرات الاحمدیہ کے لئے ہدایات

۱۔ ناصرات کا اجتماع ان ہی تاریخوں میں ہوگا جن میں لجنہ کا ہوگا یعنی ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ اکتوبر۔ جہاں ناصرات کی تعداد ۱۰۰ تک ہوگی وہاں سے ہر مقابلہ میں صرف ایک بچی حصہ لے گی ۳۰۰ تک تعداد پر ہر مقابلہ میں دو ناصرات اور ۵۰۰ سے ۶۰۰ تعداد تک تین بچیاں ہر مقابلہ میں اور ۶۰۰ سے اُوپر تعداد پر ہر مقابلہ میں تعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے چار، پانچ یا چھ بچیاں شامل ہوں گی۔

۲۔ اجتماع کے لئے معیار اوّل کی عمر ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ سال
" " " دوم " ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ سال

۳۔ مقامِ اجتماع میں آٹھ سال سے کم عمر بچیاں نہ آئیں اور تمام ناصرات جب تک اجلاس جاری رہے گا اجتماع گاہ سے باہر نہ جاسکیں گی۔

۴۔ ناصرات کو اپنی سیکرٹریوں کے ساتھ وقتِ مقررہ پر اجتماع کے مقام پر خاموشی سے پہنچ جانا چاہیئے۔ ہر سیکرٹری ناصرات اپنے ہاں کی ناصرات کے نظم و ضبط کی ذمّہ دار ہوگی۔ باتیں، شور کرنے کی صورت میں عام تأثر کے نمبر کٹ جائینگے وقت کی پابندی بھی بہت ضروری ہے۔ جمعہ کو صبح سات بجے جلسہ گاہ میں ناصرات کو موجود ہونا چاہیئے۔

۵۔ اجتماع سے قبل مقابلوں میں حصہ لینے والی بچیوں کے نام، تعداد، معیار، مقابلہ کا نام اور شہر و قصبہ یا دیہات کا نام اجتماع سالانہ سے ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو ارسال کریں۔ متبادل نام بھی ساتھ ہی لکھ دیں تاکہ غیر حاضری کی صورت میں دوسری حصہ لے سکے۔ ناموں کی فہرست پر سیکرٹری ناصرات یا صدر لجنہ کے دستخط ضروری ہیں۔ وقت پر کوئی نام تبدیل ہوگا نہ نیا نام لکھا جائے گا۔

۶۔ جس جگہ سے ایک سے زیادہ ناصرات تقریری مقابلہ میں حصہ لیں وہ الگ الگ عنوانات پر تقریر کریں ایک ہی عنوان پر نہیں۔

۷۔ مقابلہ حفظِ قرآن میں بھی اتنی ہی بچیاں (تعداد کے لحاظ سے) حصہ لیں گی جتنی اَور مقابلہ جات میں خواہ انہوں نے سَو فیصد ناصرات کو سورتیں حفظ کروائی ہوں۔ یہاں مرکز میں اوّل۔ دوم۔ سوم وغیرہ کو بھیجیں۔

۸۔ مشاہدہ، معلوماتِ دینیہ اور ذہانت کے تحریری مقابلوں میں حصہ لینے والی بچیاں کاغذ۔ قلم یا پنسل ساتھ لائیں۔

۹۔ چندہ ممبری ناصرات کی شرح ۲۵ پیسے فی ممبر ہے۔ براہِ مہربانی اپنے چندے کا جائزہ لے کر مستعدی سے وصول کریں اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو چندہ ارسال کرکے اپنا بجٹ پورا کریں۔ اجتماع ناصرات کا چندہ ۵۰ پیسے فی ممبر کے حساب سے اجتماع سے قبل دفتر کو بھجوا دیں۔ اسی طرح چندہ وقفِ جدید ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے زیادہ سے زیادہ ناصرات سے وصول کرکے مرکز کے دفتر وقفِ جدید کے شعبہ ناصرات میں جمع کروا دیں مگر اِس رقم کی اطلاع دفتر لجنہ مرکزیہ کو دینا نہ بھولیں کیونکہ سالانہ نمبر تنظیم ناصرات میں دیئے جائیں گے۔

۱۰۔ ہر مقابلہ ختم ہونے کے بعد انعامات اسی وقت دیئے جائیں گے۔

۱۱۔ ناصرات صاف ستھرا لباس پہن کر آئیں۔ فارغ وقت میں لجنہ کے سٹیج سے تربیتی تقاریر سُنیں۔

۱۲۔ ناصرات کی سالانہ کارگزاری کی دو نقلیں یکم اکتوبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچا دیں۔

۱۳۔ ہر شہر و قصبہ، دیہات کی سیکرٹری ناصرات کی اجتماع سالانہ میں نمائندگی ضروری ہوگی خواہ وہاں سے کوئی بھی بچی بوجہ مجبوری اجتماع میں حصہ نہ لے رہی ہو بصورتِ دیگر صدر لجنہ مقامی سے وضاحت طلب کی جائے گی۔

۱۴۔ ناصرات کی ہر بچی بیج لگا کر آئے جس پر اُس کا نام۔ جگہ کا نام اور سیکرٹری ناصرات کے دستخط ہوں۔

۱۵۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریان مقابلہ میں حصہ لینے والی ناصرات کو جمعہ کے روز صبح سات بجے صبح خود سٹیج پر لے جاکر بٹھائیں اور اس کی اطلاع سٹیج پر سیکرٹری ناصرات کو دیں۔ تقریروں کے علاوہ ناصرات کے باقی مقابلے شامیانے میں ہوں گے جہاں صرف مقابلہ میں حصہ لینے والی بچیاں اور انکی سیکرٹریاں ہی جاسکیں گی۔ مقابلوں کے اوقات سیکرٹریان پروگرام میں سے دیکھ کر وقت پر شامیانہ میں پہنچ جائیں۔ وقت کی پابندی بہت ضروری ہے۔

(مرسلہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خروجِ مصر کے وقت

"موسیٰ نے یوسف کی ہڈیاں ساتھ لیں کیونکہ اُس نے بنی اسرائیل کو تاکیداً قسم دے کے کہا تھا.... کہ تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لے جائیو"

(خروج ۱۳/۱۹)

"چالیس سال کی دشت پیمائی میں بنی اسرائیل ان ہڈیوں کو اُٹھائے پھرتے رہے۔ جب کنعان مِل گیا تو وہاں ایک قطعۂ زمین میں ان کو دفن کر دیا"

(یشوع ۲۴/۳۲)

یشوع بن شیراخ میں ہے

"کوئی آدمی یوسف کی مثل پیدا نہیں ہوا۔ اس کی ہڈیوں کی بھی خبر گیری کی گئی"

(کیتھولک بائیبل ۴۹/۱۷-۱۸)

توما کی وفات ہندوستان میں مدراس کے نواح میں ہوئی۔ کسی سوداگر نے ان کی کچھ ہڈیاں ایڈیسہ میں منتقل کر دیں۔ ۳۷۰ء میں عیسائی عالم افرائیم سُریانی نے یہ ذکر کیا ہے کہ جیسے یوسف کی ہڈیاں کنعان میں لائی گئیں اسی طرح توما کی ہڈیاں ایڈیسہ میں لائی گئیں کیونکہ صلحاء کی ہڈیوں میں بھی برکت ہے۔

اِس سُنّتِ قدیمہ اور تعامل پر اگر جلا وطن ہونے والے بنی اسرائیل نے عمل کیا ہو تو یہ امر بالکل قرین قیاس ہے۔ بخت نصر کے حملہ میں قبرِ موسیٰ کو بے نشان کر دیا گیا۔ بطور تبرّک ان کی کچھ ہڈیاں اُٹھا لی گئیں۔ بنی اسرائیل جہاں گئے اس تبرّک کو ساتھ رکھا۔ جب وہ کشمیر میں آئے تو یہاں دفن کر دیا۔ اِس طرح کشمیر میں بھی ایک قبرِ موسیٰ بن گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اصل قبر تو وہی ہے جس میں ان کا جسمِ مبارک تحلیل ہوًا۔

سات سو سال کے بعد کچھ ہڈیوں کو کسی اَور جگہ دفن کرنے سے اصل مدفن بدل نہیں جاتا۔ پس یہ امر یقینی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ارضِ کنعان کے جنوب مشرق میں فوت ہوئے وہاں ان کا مزار بنایا گیا مثیلِ موسیٰ نے موسیٰ کی قبر بتا دی اور مثیلِ عیسیٰ نے عیسیٰ کی قبر کی نشان دہی کر دی۔ اِس حکمتِ بالغہ میں تدبّر کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جاسکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمانخانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۱۴۔۱۴۔۷ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار بہت دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید الدین۔ ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی ڈائری کے بعض دلچسپ واقعات

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون و جزائر فجی

(۲)

ایفائے عہد کا قابل ستائش نمونہ

دوسری جنگ عظیم کے دوران ہنگامی حالات اور ڈاک کے نظام میں گڑبڑ کی وجہ سے سیرالیون میں حضرت الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی اور میری مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خط و کتابت اکثر منقطع رہا کرتی تھی اور قادیان سے کوئی مالی امداد نہ آسکنے کے باعث ہم اکثر مالی تنگی سے دوچار رہتے تھے۔ تاہم تبلیغ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب معمول جاری رہتا۔

ہر حال میں پیدل سفر کا فیصلہ

چنانچہ ۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے کہ شدید مالی تنگی کی وجہ سے حضرت مولانا علی صاحب مرحوم نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک ہمارے مالی حالات اچھے نہ ہو جائیں ہم دونوں موٹر کار یا ٹرک وغیرہ پر سوار نہیں ہوں گے اور کسی کی طرف سے مفت سواری پیش ہونے پر بھی ہم سواری پر سفر نہیں کریں گے۔ تاکہ اس طرح ہماری تکلیف اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے اور ہماری تبلیغ کے کام میں پیش آمدہ رکاوٹیں دور ہوں۔ چنانچہ ایک عرصہ تک اس پر شدت سے عمل کیا جاتا رہا اور ہم سڑکوں والے علاقہ میں سفر کے دوران بھی اپنے دوستوں اور خیر خواہوں کی طرف سے مفت سواری کی پیشکش رد کر دیتے رہے ڈیڑھ سال تک یہ طریق کار جاری رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے سیرالیون احمدیہ مشن کی مالی مشکلات بہت حد تک دور ہو گئیں۔

تکلیف کے باوجود سواری کی پیشکش ٹھکرا دی

ایک مرتبہ اکتوبر ۱۹۴۲ء میں تبلیغی سلسلہ میں حضرت مولانا علی صاحب اور یہ خاکسار پوجے ہون ڈسٹرکٹ کے قصبہ باندا جاما سوا (BANDA JUMA SOWA) سے "بو" شہر کی طرف پیدل سفر کر رہے تھے اور دو افریقن احمدی طالب علم مسمی عمران عبداللہ اور عقیل تیجان ہمارا سامان اٹھائے ہوئے ہمارے ساتھ تھے۔ تقریباً پچیس تیس میل کا یہ سفر ہم نے دو تین روز میں طے کیا۔ کیونکہ خاکسار اپنے پاؤں کی انگلیوں میں خارش سے پیدا شدہ ایک زخم کی وجہ سے تیز چلنے سے قاصر تھا۔ ہم پکی شاہراہوں پر رواں دواں تھے مگر کاریں ٹرک اور لاریاں آتیں اور گذر جاتیں مگر ہم پیدل ہی چلتے رہے۔ آخر جب "بو" شہر صرف سات آٹھ میل رہ گیا اور ہم ٹکونکو (TIKONKO) ٹاؤن کے قریب پہنچ گئے تو میرے لئے چلنا دوبھر ہو گیا۔

عہد کر کے ہمت نہیں ہارنی چاہیئے

اس دوران "بو" شہر کی جماعت احمدیہ کے سابق صدر برادرم محمد مصطفیٰ بونگے کے عیسائی بہنوئی مسٹر سائیر بونگے (SAYYER BONGAY) نے لورے لونڈو سے "بو" جاتے ہوئے اچانک اپنی کار ہمارے قریب آکر روک لی اور اتر کر ہمیں لفٹ دینے یعنی اپنے ساتھ "بو" لے جانے کی پیشکش کرنے لگے۔ مجھے اپنے پاؤں کی خارش اور زخم کی وجہ سے تکلیف تھی۔ اس لئے میں نے مسکراتے ہوئے مولانا علی صاحب سے منہ سے کچھ کہے بغیر محض نظروں ہی نظروں میں مسٹر سائیر کی یہ پیشکش قبول کر لینے کی خواہش کی، مولانا صاحب سمجھ گئے اور ایک شعر پڑھ کر فرمانے لگے۔

"اتنا سفر پیدل کر لینے اور اتنی تکلیف اٹھا لینے کے بعد اب ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ اور ہمیں اس وقت کمند توڑ کر ثواب و برکت سے محروم نہیں ہونا چاہیئے جبکہ لب بام صرف دو چار ہاتھ رہ گئے ہیں۔"

لوکل چیف کے صحن میں تبلیغی جلسہ

چنانچہ انہوں نے مسٹر سائیر بونگے کا شکریہ اور معذرت کر کے انہیں رخصت کر دیا اور وہ رات ہم نے شدید تھکاوٹ اور تکلیف کی وجہ سے ٹکونکو (TIKONKO) ٹاؤن میں لوکل چیف کی مہمانی میں گزاری اور وہاں پر ہم نے چیف کے تعاون سے رات کو ایک پبلک جلسہ کر کے اسلام کی تبلیغ بھی کی۔ چیف عیسائی ہونے کے باوجود جلسہ میں خود شریک ہوئے اور سب نے ہماری باتیں بڑی دلچسپی سے سنیں اور لوکل پادری سے ہماری دوستانہ گفتگو بھی رات گئے تک ہوتی رہی اگلے روز ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدل ہی بخیریت اپنے مرکزی شہر "بو" پہنچ گئے۔

دو آسٹریلین نوجوانوں کی شوخی اور ندامت

جنوبی بحرالکاہل کے ملک "جزائر فجی" میں اس عاجز کو ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء کے آخر تک بطور مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن کام کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس دوران اکثر اتوار کے روز یہ عاجز جماعت فجی کے ایک مخلص دوست برادرم محمد شمس الدین صاحب حال صدر جماعت احمدیہ سووا (SOVA) کو ساتھ لے کر ان کی کار میں سووا کی بندرگاہ کے ارد گرد ایسے علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے جایا کرتا تھا۔ جہاں کثرت سے ہوٹل اور سیرگاہیں ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد مختلف ممالک سے آنے والے سیاحوں کو تبلیغ اسلام کرنا ہوتا تھا۔ برادرم محمد شمس الدین صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی غرض سے حال ہی میں (اگست ۱۹۷۹ء میں) ایک دو روز کے لئے دوسری مرتبہ ربوہ سے ہو کر گئے ہیں۔

ہمیں تنگ نہ کریں

بہرکیف ہم ہوٹلوں اور پارکوں میں گھوم کر مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے راہ و رسم پیدا کرتے اور تبلیغ کرتے رہتے۔ سیاح لوگ ہماری باتیں سنتے اور ہمارے پمفلٹس اور کتب وغیرہ بھی بخوشی لے لیتے بعض سے کچھ بحث بھی ہو جاتی۔ کبھی کبھی کوئی شخص از راہ تعصب ہماری باتیں سننے اور لٹریچر لینے سے انکار بھی کر دیتا۔ بعض لوگ مہذب انداز میں کہہ دیا کرتے کہ:۔

"ہمیں تنگ نہ کریں ہم یہاں مذہب کی تلاش میں نہیں بلکہ بحالی صحت اور عیش و عشرت کے لئے آئے ہیں ورنہ مذہب تو ہمارے ملک میں بھی موجود ہے۔"

اچھا کیا آپ نے

ایک مرتبہ دو آسٹریلین نوجوان بر لب سڑک گھاس پر بیٹھے تھے۔ ان سے معمولی گفتگو کے بعد ہم نے انہیں "مسیح کشمیر میں" اور "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اور ایک دو اور پمفلٹ پیش کئے۔ ایک نوجوان ذرا زیادہ چلبلا اور شوخ تھا وہ ہنس کر کہنے لگا "اچھا کیا آپ نے ..... بعض دفعہ ہمارے پاس صفائی کے لئے کاغذ نہیں ہوتا۔ اس وقت یہ کاغذ ہمارے کام آئیں گے۔"

میں نے بے حرمتی کا خیال کرتے ہوئے ان سے کہا "جناب پھر یہ ٹریکٹ ہمیں واپس کر دیں۔ یہ مقدس مذہبی تحریریں صرف مطالعہ کے لئے ہیں۔"

اس پر وہ دونوں نوجوان ذرا شرمندگی سے اور کچھ سنجیدگی کا انداز اختیار کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"Well, You have already offered these papers to us. They are, therefore our property now. You cannot take them from us. We, however, promise on our honour that we shall definitely read them."

یعنی اب تو آپ یہ سب ٹریکٹ ہمیں پیش کر چکے ہیں اس لئے اب یہ مکمل طور پر ہماری ملکیت ہو چکے ہیں اب آپ اخلاقاً یہ ہم سے واپس نہیں لے جا سکتے البتہ ہم سچے دل سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ضرور ان کو پڑھیں گے۔

ان کے پہلے موقف اور پھر تبدیل شدہ رویہ نے ہمیں کچھ حیران سا کر دیا۔ تاہم ہم دو چار منٹ انہیں دینی اور اخلاقی تعلیم اور حرمت ان پر مزید واضح کر کے انہیں دعائیں دیتے ہوئے آگے بڑھ گئے (باقی آئندہ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بچے عزیزم حمایت حسین مسعود طالب علم فورتھ ایئر مینٹس انجینئرنگ کالج کراچی ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ڈاکٹروں کے نزدیک حالت خطرہ سے باہر ہے۔ البتہ آئندہ دو ہفتوں تک انہیں مکمل آرام کی ضرورت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو کلی صحت عطا فرمائے اور بعد میں پیدا ہونے والے اندرونی اثرات سے بھی ہر طرح محفوظ رکھے۔ آمین۔

(شوکت حسین شاد قادیانی مولوی فاضل فلیٹ نمبر ۶-۸۱ بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس طارق روڈ کراچی نمبر ۲۹)

سلسلہ (۳)

احمدیوں کے نیک نمونہ کا معجزانہ اثر

جون ۱۹۵۶ء میں سیرالیون گورنمنٹ کے سابق وزیر آبادکاری و صنعت آنریبل کانڈے بورے KANDAY BURAY. جو اس وقت فری ٹاؤن کے ٹمنی قبائل کے قبائلی سربراہ بھی تھے۔ نئے لوکل ٹیکس کے خلاف ہونے والے ہنگاموں کی تحقیق کے لئے مگبورکا آئے۔ ان دنوں اتفاق سے خاکسار بھی مگبورکا میں تھا۔ اور محترم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ حال رئیس التبلیغ انڈونیشیا بھی میرے ساتھ تھے۔

کانڈے بورے کے اعزاز میں دعوت:

خاکسار نے بطور مبلغ انچارج جماعت کی طرف سے آنریبل کانڈے بورے کی دعوت کی جس میں مگبورکا کے بہت سے عرب تاجروں اور افریقن معززین کو بھی مدعو کیا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہمیں تبلیغ احمدیت کا اچھا موقع مل گیا بعض عرب تاجروں نے ہمارے عقائد کے خلاف کچھ اعتراض اٹھائے۔ جن کے تفصیل سے جوابات دیئے گئے۔ اس دوران آنریبل کانڈے بورے نے از خود حاضرین کو مخاطب کر کے باوجود احمدی نہ ہونے کے ایک نہایت پتے کی بات کہی۔ کہنے لگے:۔

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

"فری ٹاؤن میں میری ٹمنی قوم کے تقریباً ہر قبیلے میں احمدی پائے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں چیف ہونے کی وجہ سے اپنی قوم کے لوگوں کا چیف جج بھی ہوں اور سینکڑوں کیس میری عدالت میں آتے ہیں۔ جن میں سے اکثر چوری، ڈاکہ نقب زنی، زنا، ظلم اور زیادتی وغیرہ کے کیس ہوتے ہیں۔ لیکن میں اس بات سے حیران اور احمدیت کے حق میں بے حد متاثر بھی ہوں کہ جب سے میں اپنی قوم کا سردار منتخب ہوا ہوں۔ اور میں نے ان کی باگ ڈور سنبھالی ہے سالہا سال گزر جانے کے باوجود میرے پاس کسی احمدی ٹمنی کے خلاف اس قسم کی شکایت یا مقدمہ نہیں آیا۔"

"میں عقائد کے متعلق تو میں زیادہ نہیں جانتا کیونکہ میں عالم دین نہیں ہوں لیکن میرے نزدیک احمدی مسلمانوں میں جرائم پیشہ لوگوں کی کالعدم حد تک کمی احمدیوں کے حق پر ہونے کی ایک عام فہم اور واضح دلیل ہے۔ کیونکہ جھوٹا اور بُرا کسی بُرے کی اس حد تک اصلاح نہیں کر سکتا اور آپ خود جانتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ انگریز بھی کہتے ہیں۔ EXAMPLE IS BATTER THAN PRECEPT یعنی نیک نمونہ نیک اقوال سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے پس گو میں بعض وجوہات کی بنا پر احمدی نہیں ہوں۔ لیکن بلا خوفِ لومۃ لائم یہ اظہار کرتا ہوں کہ ٹمنی قوم میں سے احمدیت قبول کرنے والے نوجوانوں کے اخلاق و عادات بہتر ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں غیر معمولی تغیر آجاتا ہے اور یہ اس امر کا ناقابل انکار ثبوت ہے کہ احمدیوں کے مذہبی نظریات جھوٹ سے پاک ہیں۔"

الغرض آنریبل کانڈے بورے نے ہماری جماعت کے اخلاقی نمونہ اور ٹھیٹھ اسلامی کردار کو سراہتے ہوئے باوجود احمدی نہ ہونے کے اپنے رنگ میں اس موقعہ پر خوب تبلیغ کی جس کا حاضرین پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ اور جماعت کی مخالفت کرنے والے وہ عرب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اس وقت ہکا بکا اور حیران سے ہو گئے۔

اعلانِ دار القضاء

مکرم عبدالغفار صاحب خلافت لائبریری گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۱ مشترکہ طور پر امتہ الرحیم صاحبہ، عبدالستار صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) عبدالستار صاحب پسر مرحوم (۲) امتہ الرحیم صاحبہ (۳) مریم صدیقہ صاحبہ (۴) خورشید بیگم صاحبہ (۵) ناصرہ شریف صاحبہ (۶) امتہ الحفیظ کوکب صاحبہ۔ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کا قطعہ زمین ہم تمام ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

نیز پلاٹ کی منتقلی کا فیصلہ کرتے وقت ورثاء سے والد صاحب مرحوم پر مبلغ -/۵۰۰۰ روپے قرض بعد تجہیز و تکفین کا خرچ بھی دلا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر

ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع پر مندرجہ ذیل مقابلے (ورزشی) ہوں گے۔

انفرادی مقابلے	دوڑ سو گز، دوڑ دو سو گز، لمبی چھلانگ، ثابت قدمی دوڑ، تین ٹانگ ([illegible] کے دو معیار ہوں گے)
اجتماعی مقابلے	فٹ بال، کبڈی، جھنڈا دوڑ، میرو ڈبہ

قواعد:- (۱) ہر ٹیم گیارہ اطفال پر مشتمل ہو گی، ماسوا جھنڈا دوڑ جس کے ارکان چار ہوں گے۔

(۲) ریفری کا فیصلہ حتمی اور آخری ہو گا۔

(۳) اجتماعی مقابلے بلاک وار ہوں گے۔ نگران بلاک اپنے حلقہ سے کھلاڑی منتخب کریں گے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی خواہر نسبتی حسینہ بیگم صاحبہ اور بھتیجی ناصرہ بیگم صاحبہ گزشتہ چند ایام سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور کراچی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمٰن دہلوی ۶/۲ دارالصدر شمالی ربوہ)

(۲) برادرم مکرم عبدالرشید صاحب درویش یارن مرچنٹ، سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(محمود احمد ملک سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

قائدین مجالس

مرکزی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش شروع فرماویں۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں گمراہی و ضلالت کی تاریک رات کے بعد آنحضورؐ ہی کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کا دن پھر طلوع ہونا مقدر ہے۔ اسی لئے گمراہی و ضلالت کی موجودہ تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے انتہائی زیادہ طلوع آفتاب کا وقت زیادہ قریب آتا جاتا ہے۔ اسلام پھر غالب آئے گا اور بڑی شان سے غالب آئے گا۔ اور اس کا یہ غلبہ دائمی ہوگا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۲۶

Mrs Enjum — Jumena M.H. Musa میں بیوہ عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان ۱/۲ حصہ مالیتی ۲۰,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین
ایک چاول کا کھیت ۵,۰۰,۰۰۰ " "
زیور طلائی ۲۰ گرام ۴۰,۰۰۰ " "
حق مہر ۱۰,۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Engum — Jumena.
گواہ شد۔ Ibrahim
Gunung Dalem 24 Citapen Tasi Kmalay
گواہ شد۔ Abidin
Al Nabakawangi BLK 61 Tasi Kmalaya

مسل نمبر ۲۴۲۲۷

Mrs. Nonot Tagmanah Iyon میں زوجہ پیشہ Trader عمر ۴۹ سال آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان مالیتی ۳۶,۲۵,۰۰۰ روپے انڈونیشین
زیورات طلائی ۵ اگرام ۱,۶۰,۰۰۰ " "
حق مہر ۵,۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Nonot Tasmanah
گواہ شد۔ Ibrahim
GN Dalem 24 Citapen Tasi Kamalaya
گواہ شد۔ Abidin
Jl. Al Nagarawangi BLK 61 Tasi Kamalaya

مسل نمبر ۲۴۲۲۸

Mrs K. Rukiah میں بیوہ Memed پیشہ Trader عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک چاول کا کھیت مالیتی ۲۲,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین
ایک مکان ۵,۵۰,۰۰۰ " "
حق مہر ۲۵,۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny K. Rukiah
گواہ شد۔ Ibrahim
Gunung Dalem 24 Citapen Tasikmlaya
گواہ شد۔ Abidin
Jl. Nagarawangi Tasikmlaya

مسل نمبر ۲۴۲۲۹

Mrs Roasih میں زوجہ Didi Kantadi Reja پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک مکان ۱/۲ حصہ مالیت ۱۵,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین
۱/۲ حصہ کی ۷,۰۰,۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny Roasih
گواہ شد۔ Ibrahim
GN. Dalem 24 Citapen Tasikmlaya
گواہ شد۔ Abidin
Jl. Nagarawangi
BLK 61 Tasikmalaya

مسل نمبر ۲۴۲۳۰

Mrs E. Hatmah میں زوجہ Eras Rukhimat پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک مکان مالیت ۵۰,۰۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین
ایک چاول کا کھیت ۲۰,۰۰,۰۰۰ " "
کاروبار میں سرمایہ ۱۰,۰۰,۰۰۰ " "
۱/۲ حصہ کی مالک ہوں، ۱/۲ حصہ کی مالیت ۴۰,۰۰,۰۰۰ " "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ Ny E. Katmah
گواہ شد۔ Ibrahim
GN. Dalem 24 Citapen Taskimalaya
گواہ شد۔ Abidin
Jl. Nagarawangi
BLK 61 Taskimalaya

درخواست دعا

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ حاجی رشید احمد صاحب گوندل آف کوٹ مومن دو ماہ سے گردوں میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ۲۹/۹/۷۹ کو آپریشن ہوگا۔ احباب آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اُس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد و لاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از پیش خدمات کی توفیق سے نوازا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید، حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایئر کنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱- فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲- ذیلدار روڈ، اچھرہ۔ لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دُکان ہے

ہمارا مطمحِ نظر ——— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ ——— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لائیے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ/مری روڈ راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے

خاکسار: محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز، ۱۱۱- فیروز پور روڈ۔ لاہور